استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام درج ذیل مسئلے کے بارے میں:

1: آج کل بعض لوگ خریدی گئی چیزوں کی قیمت اور نقدی کی صورت میں قرض لے کر اس کی ادائیگی ایزی پیسہ اور بینک اکاؤنٹ کے ذریعہ کرتے ہیں اور ان اکاؤنٹ سے رقم نکلواتے ہوئے چارجز بھی لگتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک لاکھ روپے قرض دیا تھا، اب اگر وہ شخص اپنا قرض اکاؤنٹ کے ذریعہ لیتا ہے تو اس کو مکمل ایک لاکھ روپے نہیں ملتے بلکہ چارجز لگنے کے بعد پانچ چھ سو روپے کم ملتے ہیں، تو کیا اپنا قرض اور قیمت وصول کرتے ہوئے اپنی اصل رقم کے ساتھ اس پر لگنے والے چارجز بھی وصول کر سکتے ہیں؟ اور اس میں بسا اوقات قرض خواہ اکاؤنٹ سے رقم نکلوالیتا ہے لیکن کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ وہ رقم نکلوائے بغیر ہی صرف کر لی جاتی ہے، جس میں چارجز لگنے کی نوبت ہی نہیں آتی، جبکہ اس رقم پر لگنے والے چارجز پہلے ہی وصول کیے جاچکے ہوتے ہیں، تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

2: میرا بینک اکاؤنٹ ہے، میرے بعض دوست احباب اپنی رقم منگوانے کے لیے میرے اکاؤنٹ استعمال کرتے ہیں، جس وقت وہ میرے اکاؤنٹ سے اپنی رقم نکلواتے ہیں تو میں ان کی رقم پر لگنے والے چارجز انہی سے وصول کرتا ہوں۔ کیا میرے لیے مذکورہ چارجز وصول کرنا جائز ہے؟

مستفتی: کامران

الجواب حامدا و مصلیا

1: واضح رہے کہ جس شکل میں مقرض (قرض دینے والے) نے مقروض کو قرض دیا تھا، اسی شکل میں قرض واپس کرنا مقروض کی ذمہ داری ہے، اور قرض کی واپسی پر ہونے والے اخراجات بھی مقروض پر لازم ہیں، تاہم اگر مقرض قرض کی واپسی پر ہونے والے اخراجات اپنی دلی خوشی سے خود قبول کر لے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔

نیز قرض لی گئی چیز یا اسکی مثل کے دوبارہ مقرض کے قبضے میں آتے ہی مقروض کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے، اس کے بعد اس چیز پر ہونے والے اخراجات مقروض پر لازم نہیں ہوتے، چنانچہ اگر مقرض نے نقد رقم قرض دی ہو تو مقروض پر نقد رقم واپس کرنا ضروری ہے، اور مقرض کی رضامندی کے بغیر دوسرے ذرائع، مثلا مالیاتی اداروں کے واسطے سے قرض کی ادائیگی کافی نہیں ہے، بلکہ مقرض تک نقد رقم کے پہنچنے پر اٹھنے والے اخراجات مقروض ہی کے ذمہ ہوں گے۔

البتہ مقرض کی رضامندی کے ساتھ دیگر ذرائع سے بھی قرض ادا کیا جاسکتا ہے، اور مقرض کے قبضے (مثلا اکاؤنٹ) میں رقم آتے ہی مقروض کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی، اس کے بعد مقرض مزید کسی خرچ کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

اور اگر مقرض اپنا قرض دیگر ذرائع (مالیاتی اداروں کے واسطے) سے وصول کرنے پر رضامند ہی اس شرط کے ساتھ ہوا ہو کہ ان ذرائع سے قرض کی وصولی کے چارجز بھی مقروض ادا کرے گا، یا عرف میں قرض لوٹاتے ہوئے مالیاتی اداروں کی طرف

سے مطلوبہ اخراجات مقروض کے ذمہ سمجھے جاتے ہوں، اگرچہ مقرض نے کوئی شرط نہ لگائی ہو تو ان دونوں صورتوں میں مقرض کو مقروض سے مذکورہ اخراجات کے مطالبہ کا حق ہوگا۔

اور اگر مقرض نے قرض نقد رقم کی صورت میں نہیں دیا تھا، بلکہ کسی اور ذرائع (مثلاً مالیاتی ادارے وغیرہ) سے قرض دیا تھا تو مقروض کو اس کے علاوہ کسی اور طریقہ سے قرض کی ادائیگی پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، اور جب اس نے اس طریقہ سے قرض واپس کردیا تو اس کا ذمہ بری ہوجائے گا (اگرچہ مقرض اس طریقہ سے قرض کی واپسی پر رضامند نہ ہو)، اور اس صورت میں مقرض، مقروض سے مزید کوئی مطالبہ نہیں کرسکتا۔

مسئولہ صورت میں چونکہ نقدی کی صورت میں قرض دیا گیا تھا اس لیے مقروض بھی نقدی کی صورت میں قرض ادا کرے، اور مقرض اگر بذریعہ اکاؤنٹ قرض لینے پر ادائیگی اخراجات کی شرط پر رضامند ہوا ہو، تو مقروض پر مذکورہ اخراجات کی ادائیگی بھی لازم ہوگی، لیکن اگر مذکورہ اخراجات وصول کرنے کے بعد وہ رقم بغیر اخراجات (چارجز) کے کسی جگہ صرف ہوجائے تو اخراجات کی مد میں وصول شدہ رقم مقروض کو لوٹانا ضروری ہوگا۔

یہ تمام تفصیلات خرید و فروخت یا کسی بھی دین کی ادائیگی میں بھی لاگو ہوں گے، یعنی اگر دین وصول کرنے والا مالیاتی اداروں کے واسطے سے قیمت وصول کرنے پر چارجز کے ساتھ رضامند ہوا ہو تو خریدار پر قیمت کے ساتھ چارجز بھی ادا کرنا لازم ہوں گے، ورنہ نہیں۔

دار الافتاء صادق آباد

2: مسئولہ صورت میں چارجز وصول کرنا جائز ہے۔

کما فی فقه البیوع: (441/1)

ربما یقع تسلیم النقود عن طریق التحویل المصرفی وذلک بان یکون لزید رصید فی حسابه الجاری لدی بنک الف، ولعمرو رصید فی حسابه الجاری لدی بنک ب، فیأمر زید بنک الف ان یحول مبلغا الی رصید عمرو فی بنک ب، فحینما یدخل المبلغ فی رصید عمرو فی بنک ب، یعتبر عمرو قابضا لتلک النقود، وحقیقته فقهیا ان بنک الف مدین لزید بمبلغ رصیده وامره بتحویل المبلغ امر بدفع دینه الذی علی البنک الی وکیلل عمرو، وبنک ب وکیل لعمرو فی قبض المبلغ، فقبضه نیابة عن عمرو قبض من عمرو حکما، وبهذه الصفة قبض بنک ب قبض امانة ثم بخلط البنک هذا المبلغ بأموالہ الاخری یصبح مضمونا علیه، وینقلب الی قبض ضمان، وقد یقع هذا التحویل بعملات مختلفة وسیاتی حکمه فی مبحث الصرف۔

وفی درر الحکام شرح مجلة الأحکام لعلی حیدر: (77/3) دار الکتب العلمیة

المسألة السادسة: یشترط فی القرض بیان مکان التأدیة ویتعین محل القرض علی أنه مکان التأدیة ...... المسألة السابعة: لا یبطل القرض بالشروط الفاسدة ویکون الشرط المذکور لغوا فلذلک لو استقرض احد سکة مغشوشة علی ان یؤدی بدلها سکة خالصة کان القرض صحیحا، والشرط باطلا، ویکون المستقرض مجبورا علی رد مثل المقبوض.

وفیه ایضا: (77/3)

المسألة السابعة عشر: لا یجبر الدائن علی قبول خلاف جنس دینه او علی قبول اجود او انقص منه علی القول الصحیح، لکن اذا قبل ذلک برضائه فیجوز.

وفی المعاییر الشرعیۃ، المعیار الشرعی، نفقات خدمات القرض، رقم:19، القرض:(523)

نفقات خدمة القرض :یجوز للمؤسسة المقرضة ان تاخذ علی خدمات القروض ما یعادل مصروفاتها الفعلیة المباشرة ولا یجوز اخذ زیادة علیها، وکل زیادة علی المصروفیات الفعلیة محرمة، ویجب ان تتوخی الدقة فی تحدید المصروفیات الفعلیة بحیث لا یؤدی الی زیادة تئول الی فائده،....

واللہ اعلم بالصواب

محمد فرحان عفا اللہ عنہ

دارالافتاء صادق آباد

25/رجب/1442ھ بمطابق 10/مارچ/2021ء

دستخط : مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتهم

الجواب صحیح

محمد ابراہیم

26/7/42ھ

دستخط : مفتی **احسن عزیز** صاحب مدظلهم

الجواب صحیح

دستخط : مفتی **طارق بشیر** صاحب مدظلهم

الجواب صحیح

فتویٰ نمبر 53/26

مورخہ 29/7/42ھ

نوٹ: ۱۔۔جواب سوال کے مطابق ہے۔صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔۔ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔